# الموسوعة الفقهية الكويتيةكاتعارف ومنہج

## An Introduction to the Kuwait Encyclopedia of Fiqh and Its Methodology

***Muhammad Shahid Rafiq***
*Lecturer, Islamiyat,Govt Graduate College,*
*BahawalnagarMsrafiq310@gmail.com*
*Msrafiq310@gmail.com*

## ABSRACT

The Kuwait Encyclopedia of Fiqh represents a monumental effort in the codification and organization of Islamic jurisprudence. This paper provides a comprehensive introduction to this scholarly work, analyzing its methodology, structure, and contribution to Islamic legal studies. The encyclopedia, produced under the auspices of the Kuwaiti Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, is a multi-volume reference that encapsulates diverse opinions from all recognized Islamic schools of thought.

The study begins by exploring the historical background and objectives of the encyclopedia, highlighting the scholarly rigor employed in its compilation. The research examines the methodological framework, focusing on how classical jurisprudential sources were synthesized and categorized into a thematic arrangement. The critical evaluation of its methodology underscores its commitment to inclusivity and precision, catering to a global audience of researchers, jurists, and students of Islamic law.

Moreover, the paper addresses the challenges and limitations faced during its development, such as reconciling divergent opinions and ensuring linguistic clarity. By emphasizing its contemporary relevance, the study underscores the encyclopedia's role in facilitating comparative fiqh studies and serving as a practical tool for modern legal and social issues. The work concludes with recommendations for future enhancements to ensure its ongoing utility in a rapidly evolving world.

**Keywords:** Kuwait Encyclopedia of Fiqh, Islamic jurisprudence, Methodology, Structure, Comparative fiqh, Legal studies, Contemporary relevance

## تعارف

موسوعہ یادائرۃ المعارف ایک ایسی جامع تالیف ہے جو مختلف علوم کی تمام یا اکثر اہم معلومات پر مشتمل ہوتی ہے۔اس میں معلومات کو متعین عنوانات کے تحت خاص ترتیب سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ استفادہ کے لیے فنی مہارت اور تجربے کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ معلومات ایسی عام فہم زبان میں لکھی گئی ہوتی ہیں کہ انہیں سمجھنے کے لیے مدرسہ یا شرحوں کی ضرورت نہ ہو، بلکہ اوسط درجے کی عام سمجھ اور اس علم کی معمولی مناسبت کافی ہو۔[1]

موسوعہ کی کچھ خصوصیات ہیں جن کے بعد ہی اسے موسوعہ کہا جاسکتا ہے: جن میں جامعیت، سہل اور آسان ترتیب، عام فہم اسلوب، اور قابل اعتماد معلومات شامل ہیں۔ موسوعہ فقہیہ ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں فقہ کی متداول اصطلاحات کی بنیاد پر حروفِ تہجی کی ترتیب کو مدِّ نظر رکھا گیا ہو، تاکہ موضوعات کی تلاش میں ماہرِ فن اور غیر ماہرِ فن ہر دو کے لیے آسانی ہو۔ موسوعہ میں دلائل کا ذکر اور اصلی مصادر و مراجع کا حوالہ دیا جاتا ہے تاکہ معلومات کے قابل اعتماد ہونے کی ضمانت ہو۔[2]

موسوعہ فقہیہ ان کتابوں سے ایک الگ قسم ہے جو فقہ میں کتبِ امہات یا مدونات کے عنوان سے ذکر کی جاتی ہیں۔ان کتب میں مذکورہ خصوصیات کی مکمل رعایت نہیں ہوتی لیکن بعض اوقات انہیں موسوعہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان میں معتبر فقہی مواد کی ایک بڑی مقدار موجود ہوتی ہے۔ مگر حقیقتاً انہیں موسوعہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان میں مباحثہ کی بنیاد عام طور پر مرتب اصطلاحات کی صورت میں نہیں ہوتی۔

فقہ اسلامی میں ایسے مراجع کی کوئی کمی نہیں جو تجزیاتی فہارس کے اضافے کے ساتھ تمہیدی موسوعات کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ مراجع کامل موسوعہ کی راہ ہموار کریں گے اور ایک وقت تک خلا کو پر کریں گے۔

## مقالے کا منہج

یہ تحقیقی مقالہ موسوعہ فقہیہ کے جامع تجزیہ پر مبنی ہے، اس میں موسوعہ کی تکمیل، اسلوب، فقہی رجحانات، دلائل کی تخریج، اور اسلامی ورثہ کی حفاظت پر مفصل طور پر بحث کی گئی ہے۔ مقالے کا منہج درج ذیل نقاط پر مشتمل ہوگا۔

۱۔ **تعارف** : موسوعہ فقہیہ کی اہمیت، تاریخ، اور اس کی تکمیل کے مقاصد پر روشنی ڈالی جائے گی۔

۲۔ **موسوعہ کی ترتیب** : الف بائی ترتیب، مصطلحات کی تقسیم، اور واضح اسلوب کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

۳۔ **فقہی رجحانات** : مسائل واحکام کے بیان کے لئے اختیار کردہ فقہی رجحانات کا تجزیہ کیا جائے گا۔

۴۔ **دلائل اور تخریج** : ذکر کردہ احکام کے ساتھ نقلی اور عقلی دلائل کی تخریج اور ان کا درجہ بیان کیا جائے گا۔

۵۔ **خاتمہ** : اسلامی ورثہ کی حفاظت اور موسوعہ کی اہمیت پر اختتامی کلمات۔

---

[1] مجدی وہبہ، کامل مہندس، معجم المصطلحات العربية في اللغة والأدب ،(بیروت: مكتبة لبنان ناشرون ، طبع دوم، ۱۹۸۴ء) ۳۹۶

[2] منیر بعلبکی، رمزی، المورد الحديث: قاموس إنكليزي عربي (بالعربية والإنجليزية)،(بیروت: دار العلم للملايين، طبع اول، ۲۰۰۸ء). ص. ۳۹۵۔

۶۔ **نتائج** : موسوعہ فقہیہ کی تکمیل کے اہم نتائج پیش کیے جائیں گے۔

۷۔ **سفارشات** : موسوعہ کی مستقبل میں تجدید، تعلیمی نصاب میں شمولیت، اور باہمی تعاون کی سفارشات دی جائیں گی۔

## موسوعہ فقہیہ کے مقاصد

۱۔ **تحقیقات کی اشاعت**: موسوعہ فقہیہ کی اشاعت اسلامی مکتبہ کو ایسی تحقیقات سے بھرپور کرتی ہے جو بہترین ترتیب کے ساتھ ہوتی ہیں، ہر موضوع پر علیحدہ غور و فکر کو شامل کرتی ہیں، اور ان کو پیش کرنے سے پہلے اجتماعی تحقیقاتی کوششوں میں مختلف نظریات کو ایک ساتھ ملا کر نتیجہ خیز بنایا جاتا ہے۔

۲۔ **ماہرین و عام لوگوں کے لیے بیک وقت فائدہ مند**: موسوعہ فقہیہ کا مقصد نہ صرف ماہرین و متخصصین بلکہ عام لوگوں کے لیے بھی گہرے غور و فکر کے ساتھ شرعی علوم کا مطالعہ کرنا، قضاء اور تشریع یعنی قانون سازی کی اعلیٰ تعلیم، فقہی تراث کا احیاء، اور بین الاقوامی قوانین کے تقابلی مطالعہ میں وقت کی بچت کرنا شامل ہے۔

۳۔ **مضبوط حل کی تلاش**: موسوعہ کی مدد سے عہدِ حاضر کے پیچیدہ مسائل کے مضبوط حل مستنبط کرنے کے لیے شریعت اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا مشکل نہیں رہتا، بالخصوص جب قانون سازی میں شریعت سے مدد لینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

۴۔ **تعلیم اور آگہی**: موسوعہ احکام دین کے ساتھ تعلق بڑھاتا ہے اور فقہاء نے جملہ شعبہ ہائے حیات کی تنظیم کے لیے کتاب اللہ اور سنت نبویہ ﷺ سے جن قوانین کا اخذ و استنباط کیا ہے، موسوعہ فقہیہ ان سے واقفیت کا ذریعہ بنتا ہے۔ جو انسان کی کامیابی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، اور پاکیزہ زندگی گزارنے میں ممدّ و معاون ہے۔

۵۔ **ترقی یافتہ علوم کا ساتھ**: موسوعہ کی تکمیل کے ذریعہ فقہ اسلامی موجود علوم و معارف کی مختلف ترقی یافتہ شکل و اسالیب کے ساتھ چل سکتی ہے۔ اس سے مضمون و مواد کی پختگی اور اس کے موروثی ذخیرہ میں اضافہ کے ساتھ تعبیر و پیشکش کے حسن اور ترتیب کی سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔

## موسوعہ کے اغراض

۱۔ **نشر و اشاعت میں خلا کا پر کرنا**: موسوعہ نشر و اشاعت کی دنیا میں اور معلومات کو سہولت اور تیز رفتاری کے ساتھ پیش کرنے کی دنیا میں جو خلا تیز رفتار تبدیلیوں سے پیدا ہوا ہے اسے پر کرنے کا ذریعہ ہے۔

۲۔ **قانون سازی میں مدد**: موسوعہ کے ذریعہ عہد حاضر کے پیچیدہ مسائل و مشکلات کے مضبوط حل مستنبط کرنے کے لیے شریعت اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا آسان ہو جاتا ہے، بالخصوص جب کہ مختلف نوع کی قانون سازی میں شریعت سے مدد لینے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔

یہ تمام مقاصد اور افعال موسوعہ فقہیہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں اور اس طرح شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کا فروغ اور پیچیدہ مسائل کا حل ممکن بناتے ہیں۔

## موسوعہ فقہیہ کا تاریخی پس منظر

۱۔ **قدیم اسلامی آرزو**: موسوعہ فقہیہ کی تیاری ایک قدیم اسلامی آرزو رہی ہے، جس کی تجدید وقت کے ساتھ ہوتی چلی آئی ہے۔ اس کی طرف کئی ایسے افراد نے توجہ مرکوز کی جو امتِ مسلمہ کی ترقی اور روشن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اگرچہ ان کے

خیالات اور مجوزہ طریقے ایک دوسرے سے مختلف تھے، لیکن سب کا مقصد یکساں ہی تھا۔[3]

۲۔ **پہلی اپیل:** فقہی موسوعہ کی تیاری کے لیے سب سے پہلی اور قابل ذکر اپیل ۱۹۵۱ء میں پیرس شہر میں منعقد ہونے والی ''ہفتۂ فقہ اسلامی'' کانفرنس سے ہوئی، جس میں عالم اسلام کے مختلف ممالک سے فقہاء کی ایک جماعت نے اپنی سفارشات میں ایک ایسے موسوعہ کی تالیف و ترتیب کی دعوت دی، جس میں شرعی قوانین کی اہم معلومات جدید اسلوب اور حروف تہجی کی اعتبار سے پیش کی جائیں۔[4]

۳۔ **دمشق یونیورسٹی کا کلیۃ الشریعہ:** ۱۹۵۶ء کے شروعات میں جامعہ دمشق کے الشریعہ کالج کی ماتحت کمیٹی نے موسوعہ فقہیہ کی تیاری کی کوششیں شروع کیں۔ بعد میں شام و مصر کے اتحاد سے اس فیصلہ کی توثیق ہوئی۔ پھر ۱۹۶۱ء میں ایک جزء بحوثِ موسوعہ کے فارمیٹ اور ٹیمپلیٹ کی شکل میں شائع ہوا تاکہ اہلِ علم کی آراء معلوم کی جاسکیں۔[5]

۴۔ **مصر کی کوششیں:** مصر میں وزارتِ اوقاف نے ۱۹۶۱ء میں ''المجلس الأعلى للشئون الإسلامية'' کی ذیلی کمیٹیوں نے موسوعہ کی تیاری کا بیڑا اٹھایا۔ تاہم، موسوعہ فقہیہ کی پہلی جلد ۱۹۶۶ء میں شائع ہونے کے بعد اب تک اس کی پندرہ جلدیں ہی آسکی ہیں، جن سے ہنوز حرف ''ہمزہ'' کی مصطلحات بھی پوری نہیں ہوسکیں۔

۵۔ **کویت کی کوششیں:** ۱۹۶۷ء میں کویت کی وزارتِ مذہبی امور واوقاف نے موسوعہ فقہیہ کی تیاری کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے امتِ مسلمہ کی کوششوں کو مربوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اس منصوبے کو فرضِ کفایہ کی قسم میں شمار کرتے ہوئے فقہِ اسلامی کو جدید طرز و اسلوب میں پیش کرنے کی راہ ہموار کی۔

۶۔ **مختلف نقطہ نظر:** شام، مصر اور کویت میں موسوعہ فقہیہ کی تیاری کے مختلف نقطۂ نظر اور طریقۂ کار ہیں۔ ہر ایک کا میدانِ کار اور طریقہ عمل مختلف ہے، جس سے فقہ کی مختلف ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور طالبان فقہ کے لئے اسے آسان بنایا جاسکتا ہے۔[6]

---

[3] موسوعہ فقہیہ کی ضرورت کے نظریہ کا ذکر شیخ راغب طباغ نے اپنے اس مقدمہ میں کیا ہے جو انھوں نے کتاب ''الافصاح لابن هبيره'' (طبع حلب ۱۳۳۸ھ) کی اشاعت کرتے ہوئے لکھا تھا، جبکہ اسی نظریہ و فکر کو مزید وضاحت کے ساتھ شیخ محمد بن محسن الحجوی نے اپنے مقالہ ''منزلة الفقه فى الا سلام'' کی ابتدا میں پیش کیا ہے۔ (حجوی، محمد بن حسن، مجلة المحاماة الشرعية، (قاہرہ، ۱۳۴۹ھ، سالِ دوم)، ۶۸۳)

[4] غیر سرکاری سطح کی سب سے اہم کوشش قاہرہ کی جمعية الدراسات الإسلامية کا وہ پروجکٹ ہے جس کے صرف دو جز شائع ہوسکے۔

[5] موسوعہ کے نظریہ کے وجود اور اس کو ملی جامہ پہنانے کے اقدامات کے سلسلے کا پہلا پمفلٹ اس کمیٹی کی طرف سے ''موسوعة الفقه الإسلامي: فكرتها، منهجها'' (موسوعہ فقہ اسلامی، اس کا تصور اور طریقہ کار) (طبعہ جامعة دمشق ۱۳۷۹ھ) کے عنوان سے دمشق یونیورسٹی کی طرف سے ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوا تھا۔

[6] ان بحثوں کو جمہوریہ عربیہ متحدہ کے مصری صوبہ کی وزارتِ اوقاف نے ۱۳۸۱ھ میں شائع کیا تھا، ان کے مقدمہ کے صفحات ۵۳۔۵۵ پر موسوعہ کے نظریہ کی تنفیذ کے آئندہ کے مرحلوں کی تفصیلات ذکر کی گئی ہیں۔

الغرض موسوعہ فقہیہ کی تاریخ میں مختلف ممالک نے مختلف اوقات میں اپنا حصہ ڈالا۔ انہی کی کوششیں اور منصوبے اسلامی فقہ کی خدمت کے لئے ایک اہم سنگ میل ثابت ہوئے اور موسوعہ فقہیہ کی تیاری اور اشاعت میں مختلف نقطہ نظر اور طریقہ کار اپنائے گئے ہیں۔

## کویت میں موسوعہ فقہیہ کی تیاری کے مراحل:

### منصوبہ کا پہلا مرحلہ

۱۔ **پہلا مرحلہ (پانچ سال):** موسوعہ فقہیہ کے منصوبے کا پہلا مرحلہ پانچ سال تک جاری رہا۔ اس دوران منصوبے کے خاکہ کی تیاری عمل میں لائی گئی اور علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ کی کتاب ''المغنی'' سے ایک فقہی دستاویز تیار کی گئی۔ پہلے مرحلے میں مختلف مقدار اور نوعیت کی پچاس بحوث لکھی گئیں۔ جن میں سے صرف تین کو تمہیدی ایڈیشن میں آرا معلوم کرنے کے لیے شائع کیا گیا۔ یہ مرحلہ ۱۹۷۰ء کے اواخر میں مکمل ہوا۔

۲۔ **وقفہ اور پھر آغاز:** اس کے بعد کچھ انتظار کا وقفہ آیا، لیکن ۱۹۷۵ء میں بعض تمہیدی کام شروع کیے گئے۔ ماہرین سے رابطہ کیا گیا اور اس عظیم منصوبے کو آگے بڑھانے کے لئے اسلامی کوششوں کو متحد کیا گیا۔ اس دوران تجاویز اور خیالات حاصل کئے گئے اور ان پر غور کیا گیا۔

۳۔ **رابطہ اور شروعات:** علمی اداروں سے دوبارہ رابطہ کیا گیا جنہوں نے پہلے اپنی تجاویز پیش کی تھیں اور باہمی تعاون و مشترکہ عمل کے لئے اپنے وسائل کی پیش کش کی تھی۔ سابقہ نمونوں کو منتخب کر کے مزید خیالات اور تجاویز حاصل کرنے کے لیے ایک تمہیدی ایڈیشن میں شائع کیا گیا تاکہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا اعلان کیا جائے۔

### منصوبے کا اگلا مرحلہ

۱۔ **عمومی کمیٹی کی تشکیل:** موسوعہ فقہیہ کے لئے عمومی کمیٹی کی تشکیل وزارت اوقاف کی قرارداد نمبر ۷۷/۸ بابت ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ بمطابق ۱ مارچ ۱۹۷۷ء کے ذریعہ عمل میں آئی۔ اس کمیٹی کی صدارت وزیر اوقاف و اسلامی امور کرتے ہیں اور اس میں آٹھ ممبران کا اضافہ کیا گیا جو وزارت کے اعلیٰ افسران، فقہ کے ماہرین، اور شعبہ قضاء میں کام کرنے والے مشیر کار ہیں۔

۲۔ **نشستیں اور جائزہ:** کمیٹی کی نشستیں باقاعدگی سے منعقد ہوتی رہیں تاکہ پچھلے مرحلے کے کاموں کا جائزہ لے کر نئے مرحلے میں ان سے استفادہ کیا جاسکے۔ کمیٹی کی تجاویز اور سفارشات پر عمل کی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔

۳۔ **اہم کام:** مجلس عمومی نے کئی اہم کام شروع کیے جن میں ابحاث لکھنے اور موسوعہ کے ذیلی اور متعلقہ کاموں کے لئے خاکے اور اسکیمیں تیار کرنا شامل ہیں۔

۴۔ **جمع شدہ مواد کی جانچ:** پچھلے مرحلے کے جمع شدہ مواد کی جانچ اور تجزیہ کے بعد اسے ممکنہ حد تک فائدہ اٹھانے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ لجنۂ عامہ نے طے کیا کہ اہم مباحث میں خارجی مراجعہ سے کام لیا جائے تاکہ مواد کی توثیق ہو سکے اور باہمی تعاون کا میدان وسیع ہو۔

۵۔ **علماء کی شمولیت:** اس کام کی ذمہ داری عالم اسلامی کے متعدد متخصص فقہاء اٹھائیں گے۔ شعبۂ علمی تمام مباحث کی تعلیق سے مراجعہ، تنقیح، اور حسن ترتیب کے کام کو جانفشانی سے مکمل کر رہا ہے۔

## موسوعہ کے مشمولات کی وضاحت:

### موسوعہ کا موضوع

۱۔ **فقہی ذخائر کی ترتیب:** یہ موسوعہ تیرھویں صدی ہجری تک کے فقہی ذخائر کی نئی ترتیب وتدوین پر مشتمل ہے۔ اس میں تحریر کے اسلوب میں یکسانیت رکھی گئی ہے تاکہ پڑھنے والوں کو سمجھنے میں آسانی ہو۔[7]

۲۔ **اقسام:** کچھ اقسام ایسی ہیں جن کی خصوصیت اور خطہ کی پابندی کی وجہ سے انہیں اصل موسوعہ سے علیحدہ لکھا گیا ہے۔ تاہم، چونکہ یہ اقسام ایک ہی اسکیم کے تحت آتی ہیں اور قدیم مراجع سے مستفاد ہیں، اس لئے انہیں موسوعہ کے ضمیموں میں شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ **فقہ کے ابواب:** کچھ ابواب ایسے ہیں جو موسوعہ سے متعلق نہیں ہیں اور انہیں مخصوص کتابوں میں تلاش کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر، اصحابِ مذاہب ائمہ کے تفردات، اصولِ افتا، اجماعات، فقہی پہیلیاں، حیل اور شروط وغیرہ۔[8]

### موسوعہ سے خارج چیزیں

۱۔ **قانون سازی:** موسوعہ میں انسانی یا شرعی قانون سازی کو شامل نہیں کیا گیا کیونکہ یہ موسوعہ کے مقاصد سے میل نہیں کھاتی۔ وقتی قانون سازی اکثر جدید اجتہاد یا عصری تخریجات پر مبنی ہوتی ہے اور مختلف اسلامی ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔[9]

۲۔ **شخصی وانفرادی ترجیحات:** شخصی تفرّدات بھی موسوعہ کے موضوع سے خارج ہیں۔ اس ترجیح سے مراد ہر ایسا قول ہے جو پچھلی چودہ صدیوں میں فقہائے امت سے منقول نہیں ہوا۔[10]

۳۔ **مذہبی مناقشات:** موسوعہ میں مذہبی مناقشات کی بحث شامل نہیں کی گئی۔ اس میں تمام مذاہب اور ان کے رجحانات پر استدلال کے سلسلے میں اصحاب مذاہب کی صرف نقلی اور عقلی دلیلوں کو ہی پیش کرنے کو کافی سمجھا گیا ہے۔

الغرض موسوعہ فقہیہ تیرھویں صدی ہجری تک کے فقہی ذخائر کی ترتیب وتدوین پر مشتمل ہے۔ جس میں سے کچھ اقسام کو ضمیموں میں شامل کیا ہے جبکہ کچھ ابواب موسوعہ سے خارج ہیں۔ قانون سازی، شخصی ترجیح اور مذہبی مناقشات کو موسوعہ کے موضوع سے باہر رکھا گیا ہے تاکہ اس کی افادیت اور مقصد برقرار رہے۔[11]

---

[7] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۱/۷۵

[8] ایضاً، ۱/۱۳۶

[9] ایضاً، ۱/۲۰۷

[10] ایضاً، ۸/۲۴

[11] ایضاً، ۶/۳۱

## موسوعہ کے ضمیمے کی وضاحت

### الف۔ شخصیات کے تراجم

۱۔ **فقہاء کی سوانح نگاری:** موسوعہ میں جن فقہاء کی سوانح نگاری شامل ہے ان کا ذکر موسوعہ کی بحثوں میں آیا ہے۔ سوانح نگاری مختصر طور پر کی گئی ہے تاکہ ان کا تعارف ہو سکے اور ایک دوسرے سے ممتاز ہو سکیں، خاص طور پر جب بہت سے فقہاء کے نام اور نسبتیں یکساں ہوتی ہیں۔ ان کی مشہور تصنیفات اور مقام و مرتبہ کا بھی ذکر موجود ہے تاکہ ان کی ترجیحات یا تخریجات کی رعایت کی جا سکے۔ اور آخر میں ان مراجع و مصادر کا تذکرہ کیا گیا جہاں سے مزید تفصیلات اور حالات کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔[12]

۲۔ **الف بائی ترتیب کی رعایت:** یہ تراجم ضمیمہ کے طور پر موسوعہ کے تمام اجزاء میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ہر جزء میں اس شخص کے ترجمے کو بالخصوص جگہ دی گئی ہے جس کا ذکر پہلی بار ہوا ہے۔ ان کے حالات کو لکھنے میں بھی حروف تہجی کی ترتیب کی رعایت کی گئی ہے۔ اگر کسی شخص کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس جزء کے تراجم کی ترتیب میں ان کا نام لکھ کر یہ اشارہ کرنا کافی سمجھا گیا کہ سابقہ کس جگہ پر ان کے حالات دیکھے جا سکتے ہیں۔[13]

### ب۔ اصول فقہ کے ملحقات

۱۔ **علم اصول فقہ:** اصول فقہ ایک محدود علم ہے جبکہ فقہ جاری رہنے والا اور روز بروز بڑھنے والا علم ہے۔ اس موضوع پر کثیر تعداد میں قدیم و جدید تحریریں موجود ہیں۔ علماء کا کہنا ہے کہ اصول فقہ ایسا علم ہے جو پختہ ہو چکا ہے اور اس بات کی ضرورت نہیں رہی کہ اسے جدید طرز و اُسلوب میں پیش کیا جائے، جیسا کہ علم الفقہ کے بارے میں یہ ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔[14]

۲۔ **ضمیمہ میں ذکر:** اصولِ فقہ کو موسوعہ سے الگ ایک ضمیمہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ فقہی اصطلاحات کے درمیان ترتیب وار تمام اصولی اصطلاحات کو درج کرنے پر اکتفا کیا گیا، اور اس کا مقصد محض تعارف اور حکم کی طرف اشارہ ہے۔ تفصیل اسی ضمیمہ کی طرف محوّل ہے، جس کی ایک موضوعاتی ترتیب ہو گی۔[15]

### ج۔ نئے مسائل

۱۔ **نئے مسائل:** نئے مسائل سے مراد وہ واقعات و حوادث ہیں جو اس دور میں پیدا ہوئے اور جن کا کوئی واضح اور تفصیلی حکم پچھلی تیرہ صدیوں میں مدون کیے جانے والے قدیم مراجع فقہیہ میں موجود نہیں ہے۔ ان مسائل کے اکثر مراجع موسوعہ کے مقررہ عہد کے دائرہ سے باہر ہیں اور یہ بالعموم وہی تفردات اور اجتہادات ہیں جو کسی شخصی اور انفرادی رائے کے نتیجے میں

---

[12] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۳۲۵/۱

[13] ایضاً، ۳۸۰/۴۰

[14] ایضاً، ۴۲/۳۶

[15] ایضاً، ۲۲۶/۱

وجود میں آئے ہیں۔

۲۔ **استفادہ کی آزادی:** موسوعہ میں لکھنے والے اہل قلم کو آخری دور کے فقہی فتاویٰ کی کتابوں کے مشمولات کے ساتھ ساتھ مختلف قدیم و جدید مصادر، مجلات، یونیورسٹیز میں پیش کیے جانے والے ڈاکٹریٹ کے مقالے، اکیڈمیوں اور اسلامی کانفرنسوں سے شائع شدہ قراردادوں وسفارشوں وغیرہ سے استفادہ واقتباس کی آزادی دی گئی۔[16]

## د۔ فقہ میں مستعمل غریب الفاظ:

۱۔ **غریب الفاظ:** موسوعہ میں درآنے والے مشکل اور پیچیدہ الفاظ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ان الفاظ کی لغوی وضاحت بھی کر دی گئی ہے جن کا استعمال فقہاء بکثرت کرتے ہیں۔ خاص ان صورتوں میں جب فقہاء نے ایک ہی لفظ کے بہت سارے معانی میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیا ہو یا لفظ مشترک ہو۔[17]

۲۔ **لغتِ فقہ کا استعمال:** ضمیمہ میں وہ الفاظ بھی شامل ہیں جنہیں فقہاء اصطلاحی تعبیرات اور متداول صیغوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ استعمال فقہی احکام بتانے کے لیے نہیں بلکہ معتبر اور رائج ہونے کے اعتبار سے حکم کے مرتبہ کو بتانے کے لیے ہوا کرتا ہے۔

الغرض موسوعہ فقہیہ میں ضمیمے کے طور پر شخصیات کے تراجم، اصول فقہ اور اس کے ملحقات، نئے مسائل، اور فقہ میں مستعمل مشکل الفاظ کو شامل کیا گیا ہے۔ ان ضمیموں کا مقصد موسوعہ کے مشمولات کو مکمل کرنا اور انہیں سمجھنے میں آسانی فراہم کرنا ہے۔

## موسوعہ کی ترتیب اور التزام کی وضاحت

### موسوعہ کی ترتیب

۱۔ **الف بائی ترتیب:** موسوعہ میں شامل معلومات کے لئے متعارف الفاظ کو مصطلحات مقرر کرنے کے لیے چنا جاتا ہے۔ پھر ان مصطلحات کو الف بائی ترتیب میں رکھا گیا ہے۔ اس ترتیب کی وجہ سے مسائل کو ڈھونڈنا مشکل نہیں رہتا۔ قدیم مؤلفین مختلف ابواب میں مسائل فقہیہ کو مختلف نقطہ نظر سے رکھتے تھے، جس سے جو اضطراب پیدا ہوتا تھا، وہ اس عمل سے ختم ہو جاتا ہے۔[18]

۲۔ **قدیم مؤلفین کے اختلافات:** قدیم مؤلفین کے درمیان ابواب کی ترتیب میں اختلاف اتنا زیادہ تھا کہ ایک مذہب کی تالیفات میں بھی فرق ہوتا تھا۔ الف بائی ترتیب کے التزام سے اس اضطراب کو ختم کیا گیا ہے اور غیر متخصص افراد کے لئے بھی مسائل کی تلاش آسان ہو جاتی ہے۔

---

(16) مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۱/۵۲

(17) ایضاً، ۱/۱۷۲

(18) ایضاً، ۱/۷۵

### مصطلحات کی ترتیب

۱۔ **موجودہ ہیئتِ ترکیبی:** مصطلحات کی ترتیب کے وقت اس کی موجودہ ہیئتِ ترکیبی کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً ''**اتلاف**'' کا تذکرہ ''**ات**''[19] کے ذیل میں آئے گا نہ کہ ''تلف'' کے ذیل میں۔ اسی طرح ''**اجراء**''[20]، ''**ابراء**''[21]، ''**اثبات**''[22]، وغیرہ الفاظ میں ہر لفظ کے الف کی رعایت رکھی گئی ہے نہ کہ اِن کے اصلی مادہ کی۔

۲۔ **نطق کی رعایت:** لفظ جن حروف پر مشتمل ہیں ان کی ترتیب کے مختلف طریقوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نطق کے پہلو کو ترجیح دینے کا اصول اپنایا گیا ہے۔ عربی زبان میں کتابت کی اصل نطق کی رعایت ہے۔

۳۔ **مرکب الفاظ:** مرکب الفاظ میں ان کے اولین اجزاء کی ترتیب کا لحاظ موجود ہے۔ مثلاً ''**صلاۃ**'' اور اس کی طرف اضافت کئے گئے الفاظ جیسے ''**صلاۃ الفجر**''[23]، ''**صلاۃ الوتر**''، وغیرہ۔[24]

۴۔ **مشابہ کلمات:** ایک جیسے دو کلمات میں اگر ایک کے حرف دوسرے کے حروف کی تعداد سے زیادہ ہو تو جو کلمہ زائد حروف سے خالی ہو اسے پہلے رکھا گیا ہے۔

الغرض موسوعہ فقہیہ کی ترتیب الف بائی ہے، جس سے مسائل کی تلاش آسان ہو گئی ہے۔ مصطلحات کی موجودہ ہیئتِ ترکیبی کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے اور نطق کی رعایت کی گئی ہے۔ اس ترتیب سے موسوعہ کی اہم خصوصیات پوری ہوتی ہیں اور مسائل کی تلاش میں آسانی ہوتی ہے۔

## فقہی مصطلحات کی تقسیم کی وضاحت

### مصطلحات کی تقسیم

مصطلحات (الفاظ) کی وضاحت کے لیے، ہم نے انہیں تین اقسام میں تقسیم کیا ہے: اصلی اصطلاحات، فرعی اصطلاحات (حوالے)، اور اصطلاحاتِ دلالت۔

### الف۔ اصلی اصطلاحات

یہ وہ مصطلحات ہیں جن کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ انہیں موضوع وار مرتب متعدد عنوانات کے ذریعے ان کے احکام کی

---

(19) مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۲۱۶/۱

(20) ایضاً، ۲۵۲/۱

(21) ایضاً، ۱۴۲/۱

(22) ایضاً، ۲۳۲/۱

(23) ایضاً، ۲۵۱/۲۷

(24) ایضاً، ۲۸۹/۲۷

تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، ''حج''[25]، ''بیع''[26]، اور ''شرکت''[27] جیسے الفاظ کو موضوعات کے بیانات کے استخراج کا محل بنایا جاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ مصطلحات موضوع کے مرکزی بیان کو بیان کرنے کے قابل ہوں۔

### ب۔ فرعی اصطلاحات (حوالے)

یہ وہ مصطلحات ہیں جن کا اجمالی بیان ''مختصر نوٹ'' کے عنوان سے کیا جاتا ہے۔ ان میں مصطلح کی لغوی و شرعی تعریف ذکر کی جاتی ہے، اس سے متعلق اجمالی حکم بتایا جاتا ہے، اور تفصیلی بحث کے مقامات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی مصطلح کی تفصیل کا حوالہ دوسری مصطلح میں دیا گیا ہو، تو اس کا مختصر بیان دیا جاتا ہے۔

### ج۔ اصطلاحاتِ دلالت

یہ وہ اصطلاحات ہیں جنہیں محض اس جگہ کی طرف اشارہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جسے موضوع کی بحث کے لئے اختیار کیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر، ''مضاربہ'' کے ساتھ ''قراض''[28] اور ''اجارہ'' کے ساتھ ''کراء''[29] کو شامل کیا جاتا ہے۔ یہ اصطلاحات موضوع کی بنیاد بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

الغرض فقہی مصطلحات کی تقسیم تین انواع میں کی گئی ہے: اصلی اصطلاحات، فرعی اصطلاحات، اور اصطلاحاتِ دلالت۔ اس تقسیم سے مصطلحات کی وضاحت اور تفصیلات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

## فقہی رجحانات کا ذکر:

### طریقہ کار:

۱۔ **فقہی رجحانات (الاتجاہ الفقہیۃ) کا طریقہ:** مسائل و احکام کے بیان کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ فقہی رجحانات کا طریقہ ہے۔ اس اسلوب میں ایک مسئلہ سے متعلقہ مختلف آراء کو مذاہب کے کسی فقہی رجحان کے تحت لکھا جاتا ہے۔ اگر کسی مذہب میں ایک سے زیادہ آراء ہوں تو ان روایات کے اعتبار سے ان کے مناسب رجحانات کا تذکرہ بار بار ملتا ہے۔

۲۔ **جمہور کی رائے:** وہ رجحان جس کی طرف اکثر فقہاء یعنی جمہور گئے ہیں انہیں پہلے ذکر کیا جاتا ہے، الّا یہ کہ بیان کی منطقیت اس کے خلاف کرنے کی متقاضی ہو، جیسے بسیط کو مرکب یا مفصل پر مقدم کرنا۔

۳۔ **اتفاق و اختلاف:** اس طریقہ کار کا مقصد موسوعہ سے استفادہ کرنے والوں کو اتفاق و اختلاف کی جگہوں کو علیحدہ کرنے کے

---

[25] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۱۰۹/۷

[26] ایضاً، ۲۰۰/۱۲

[27] ایضاً، ۹۹/۳

[28] ایضاً، ۴۵/۲۱

[29] ایضاً، ۹۸/۴۴

مشکل عمل کے لائق بنانا ہے اور فقہی اجتہادات کے مناہج کا مکمل تصور فراہم کرنا ہے۔ یہ طریقہ بحث و مطالعہ، تشریع اور قانون سازی میں مدد فراہم کرتا ہے جبکہ بحث و تحقیق کسی ایک مذہب تک محدود نہیں رہتی۔

۴۔ **تکرار سے بچاؤ:** اس طریقہ کار کے ذریعے ہر مذہب کو علیحدہ ذکر کرنے اور اس کی دلیلوں کو بار بار دہرانے سے بچا جا سکتا ہے۔[30]

## تاریخی پس منظر

۱۔ **قدیم مصنفین کی پیروی:** یہ طریقہ کوئی انوکھی چیز نہیں ہے بلکہ فقہاء کے اختلاف پر لکھی گئی کتابوں اور مذاہب کو بیان کرنے والی شرحوں میں اکثر قدیم مصنفین نے اس طریقہ کی پیروی کی گئی ہے۔ نیز تمام جدید فقہی تحقیقات میں یہی طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔

۲۔ **دیگر طریقے:** بعض تحقیقی کاموں میں دوسرے اسالیب کو بھی اختیار کیا گیا ہے، جیسے کبھی مذاہب کو پورا پورا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنا، پھر اتفاقی نکات کو اجمالاً پہلے بیان کرنا، پھر تفصیل و اختلاف کے ذکر کے وقت انہیں علیحدہ علیحدہ بیان کرنا۔

## عملی اطلاق

۱۔ **مذاہبِ اربعہ:** مسئلہ سے متعلق مختلف فقہی رجحانات کو ذکر کرنے کا التزام کیا گیا ہے کہ ہر فقہی رجحان کے ذیل میں مذاہبِ اربعہ کی فقہ کے موافق رجحان کے حامل حصہ کو ذکر کیا جائے۔ اس سے فقہِ مذاہبِ ائمہ اَربعہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے رجحانات و آراء کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۲۔ **سلف کی مذاہب:** سلف یعنی صحابہ اور ان کے بعد والوں کے جن مذاہب کی اطلاع ہو پاتی ہے اس طرف بھی اشارہ کر دیا جاتا ہے، جن کا تذکرہ فقہ کی معروف کتب میں موجود ہے۔ ان مذاہب کے ذکر کو نظر انداز کرنا مناسب سمجھا گیا جو نامعلوم ہیں یا جنہیں آسانی سے معلوم نہیں کیا جا سکتا۔[31]

الغرض فقہی رجحانات کے طریقہ کار میں مسائل و احکام کے بیان کے لئے متعدد آراء کو فقہی رجحانات کے ماتحت درج کیا گیا ہے۔ یہ منہج قدیم مصنفین اور جدید فقہی تحقیقات میں استعمال ہوتا رہا ہے اور اس کا مقصد موسوعہ سے استفادہ کرنے والوں کو اتفاق و اختلاف کی جگہوں کو جاننے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

## اسلوب اور مراجع

### اسلوب

۱۔ **واضح اسلوب:** موسوعہ میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ اس کے لیے واضح اسلوب اپنایا جائے۔ جس کے لیے مراجعِ فقہیہ سے اقتباس کی گئی عبارتوں میں کچھ تصرّف کیا گیا ہے تاکہ ان کے ابہام یا پیچیدگی کو دور کیا جائے۔ اس کے علاوہ تفصیل اور

---

[30] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۱۲/۲

[31] ایضاً، ۲۲۶/۱

اختصار کے درمیان توازن برقرار رکھا جاتا ہے تاکہ عبارتیں سمجھنے میں آسان ہوں۔

۲۔ **انتخابی طریقہ:** موزوں ترین عبارتوں کا انتخاب کیا گیا ہے جن کی واقفیت مختلف مراجعِ فقہیہ سے ہوتی ہے۔ اس طریقے کی غرض وغایت یہ ہے کہ عبارتوں کا مفہوم بہتر طریقے سے منتقل ہو سکے۔

۳۔ **معنی کی تبدیلی کے بغیر تصرف:** منقولہ عبارتوں میں معنی کی تبدیلی کے بغیر تصرف کیا جاتا ہے تاکہ اصل رائے کی نسبت قابلِ اعتماد کتابوں کے حوالے کے بغیر نہ کی جائے۔ رجحانات کی تصویر کشی کے سلسلے میں بعض اوقات فقہِ مقارن کی کتابوں سے مدد لی جاتی ہے۔[32]

## مراجع

۱۔ **قابلِ اعتماد مراجع:** موسوعہ میں قابلِ اعتماد اور قدیم مراجع کو لیا گیا ہے جو اصحابِ مذاہب کے درمیان معتبر رہے ہیں۔ ان کتابوں کی شروح وحواشی لکھ کر خدمت کی گئی ہے اور انہیں اصل فقہی ذخیرہ سمجھا جاتا ہے۔ تیرہویں صدی ہجری کا اختتام ان قدیم اور جدید تحقیقات کے درمیان خطِ فاصل ہے۔

۲۔ **بنیادی مراجع:** ہر فقہی مذہب کی عمدہ نمائندگی کے لیے کئی بنیادی مراجع کو منتخب کیا گیا ہے جن میں پہلی اور بعد کی تحریروں کا احاطہ کیا جائے۔ ان مراجع میں نقلی دلائل، عقلی توجیہات، اور مفتیٰ بہ اقوال کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔ **دیگر کتب شریعت:** ضرورت کے وقت کتبِ فقہ کے علاوہ دیگر کتبِ شریعت جیسے کتبِ تفسیر، احکام القرآن، شروح السنہ، اور احادیث الاحکام سے بھی استفادہ کیا گیا ہو۔[33]

۴۔ **مخطوطات اور مائیکرو فلم:** مراجعِ فقہیہ سے استفادہ صرف مطبوعہ کتابوں تک محدود نہیں ہے بلکہ مخطوطات کو بھی شامل ہے جو دنیا میں منتشر علمی خزانوں سے مائیکرو فلم کی صورت بن جائے۔ مائیکرو فلم کو پڑھنے اور اس کی فوٹو کاپی بنانے کے لئے مخصوص مشینیں بھی حاصل کی گئی ہیں۔[34]

الغرض موسوعہ کے اسلوب میں وضاحت، تفصیل اور اختصار کے درمیان توازن برقرار رکھا گیا ہے۔ معتبر مراجع سے اقتباسات اور ان کے بغیر معنی کی تبدیلی کے بغیر تصرف کا عمل اختیار کیا گیا ہے۔ موسوعہ میں قدیم اور جدید مراجع کا احاطہ کیا جاتا ہے اور کتبِ فقہ کے علاوہ متعدد کتب شریعت سے بھی اخذ واستفادہ کیا جاتا ہے۔

---

[32] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۵/۵۸

[33] ایضاً، ۱/۳۴

[34] ایضاً، ۶/۱۴۵

## دلائل اوران کی تخریج کی وضاحت

### دلائل کاذکر

۱۔ **نقلی اور عقلی دلائل** :اس موسوعہ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ذکر کردہ احکام کے ساتھ ساتھ ان کے نقلی (کتاب، سنت، اجماع، قیاس)اور عقلی دلائل کاذکر بھی موجود ہے۔ان دلائل کاذکر اس قدر کیا جاتا ہے کہ ان کے ذریعے حکم کے استنباط کی صورت معلوم ہو سکے۔دلائل کو احکام کے ذکر کے بعد لایا جاتا ہے تاکہ مسئلہ اور حکم کی صورت گری میں تکرار سے بچاجا سکے۔

۲۔ **رجحان واحد** :دلائل کے ذکر کے وقت اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ وہ رجحان واحد اور اس کے شامل حکم میں متفق مذاہب کے لئے سند کا درجہ رکھتے ہوں۔ادلہ کے مناقشوں سے تعرض نہیں کیا جاتا، سوائے اس وقت کہ جب کوئی دلیل ایک سے زائد رجحان کے لئے اس کے سمجھنے یا اس کی تاویل میں کسی قسم کے اختلاف کے حوالہ سے اساس ہو۔

## احادیث کی تخریج

۱۔ **احادیث کی تخریج:** موسوعہ میں اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ احادیث کی تخریج کی جائے، ان کے درجہ کا بیان ہو، اور روایت کو اس کی اس صورت میں پیش کیا جائے جو اصولِ کتبِ سنت سے ثابت ہے۔ اگر مراجعِ فقہیہ سے نقل کی گئی حدیث کے الفاظ خبرِ واحد یا خبرِ مشہور یا مروی بالمعنی کے مغائر ہوں، تو متبادل ثابت حدیث کے ذریعے اس کی تائید پیش کی جاتی ہے۔[35]

۲۔ **ضعیف حدیث:** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مراجع فقہیہ میں ذکر کی گئی حدیث ثابت نہیں ہوتی، لیکن اس حدیث کے ضعف کا ظاہر ہونا اس مسئلہ کو نظر انداز کرنے کا متقاضی نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اوقات اس حکم کی دوسری دلیل مراجع فقہیہ میں موجود ہوتی ہے۔

۳۔ **اقتصار:** موسوعہ میں انہی دلیلوں پر اقتصار کیا گیا ہے جو مشہور کتب فقہ میں مذکور ہوں۔

الغرض موسوعہ میں دلائل کے بیان اور تخریج کا خاص اہتمام موجود ہے۔ نقلی اور عقلی دلائل کا ذکر احکام کے ساتھ ہی کر دیا گیا ہے اور احادیث کی تخریج، ان کا درجہ، اور ثابت شدہ روایتوں کو پیش کیا گیا۔ اس سے موسوعہ کا مقصد یہ ہے کہ احکام کے استنباط کی صورت معلوم ہو سکے اور دلائل کی تفصیل سمجھنے میں آسانی ہو۔[36]

---

[35] مجموعۃ المؤلفین، الموسوعة الفقهية الكويتية، (کویت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، طبع سوم، ۱۴۲۷ھ)، ۱/۱۸۰

[36] ایضاً، ۱/۳۰۸

## خلاصہ بحث

فقہی موسوعہ کا منصوبہ دیگر علمی اور عملی خدمات کے منصوبوں سے مختلف مزاج رکھتا ہے کیونکہ اس کی تکمیل کسی ایک فرد، ادارہ یا حکومت کے لیے اکیلے ہی ممکن نہیں تھی۔ اس میں عالمِ اسلام کے اصحابِ اختصاص کی شرکت اور باہمی تعاون ضروری تھا۔ اس طرح کے منصوبوں میں وقت کی پابندی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کامیابی کے لیے صبر اور وسعت نظری کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ متوقع نتائج حاصل ہو سکیں اور تخلیقی کاوش اپنی مطلوبہ شکل میں سامنے آسکے۔ منصوبے کی بنیادوں اور اولین تیاریوں پر بے پناہ کوشش صرف کی گئی ہے تاکہ موسوعہ کی مکمل اور مرتب شکل منظر عام پر آسکے۔ موسوعہ کا منصوبہ ایک دینی واسلامی ضرورت تھی اور اس کی تکمیل کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ضروری تھا۔ تاخیر یا دشواری کی بنا پر اس طرح کے منصوبوں سے گریز امت کے لئے ناجائز تھا۔ موسوعہ کی کامیابی کی راہ ہموار کرنے کے لئے باہمی تعاون کو عملی جامہ پہنایا گیا تاکہ اطمینان کا ماحول اور تمام وسائل وذرائع مہیا کئے جاسکیں۔

## نتائج بحث

تمام تفصیلات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

۱۔ **موسوعہ فقہیہ کی تکمیل:** موسوعہ فقہیہ کی تکمیل ہو چکی ہے، جو تیرھویں صدی ہجری تک کے فقہی ذخائر کی جامع ترتیب و تدوین پر مشتمل ہے۔اس کی تکمیل نے فقہی معلومات کو منظم اور دستیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

۲۔ **واضح اسلوب:** موسوعہ کا اسلوب واضح ہے جس سے عبارتوں کے ابہام اور پیچیدگی کو دور کیا گیا ہے۔اس کے ذریعے مسائل اور احکام کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

۳۔ **فقہی رجحانات کی جامع تفصیل:** موسوعہ میں مسائل واحکام کے بیان کے لئے فقہی رجحانات کا طریقہ اپنایا گیا ہے، جس سے اتفاق واختلاف کی جگہوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

۴۔ **دلائل کی تخریج اور درجہ بندی:** موسوعہ میں احکام کے ساتھ نقلی اور عقلی دلائل کی تخریج کی گئی ہے اور ان کا درجہ بیان کیا گیا ہے۔اس سے احکام کے استنباط کی صورت کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

۵۔ **اسلامی ورثہ کی حفاظت:** موسوعہ فقہیہ نے اسلامی فقہی ورثے کو محفوظ کیا ہے اور اس کی معلومات کو منظم اور مرتب کیا ہے، جس سے علماء اور طالب علم دونوں مستفید ہو سکتے ہیں۔

## سفارشات

۱۔ **موسوعہ کی مسلسل تجدید:** موسوعہ کی مسلسل تجدید اور تنقیح کی جائے تاکہ نئے مسائل اور رجحانات کو شامل کیا جا سکے اور موسوعہ کی افادیت برقرار رہے۔

۲۔ **باہمی تعاون کی برقراریت:** موسوعہ کی کامیابی کے لئے مختلف ممالک اور اداروں کے مابین باہمی تعاون کو برقرار رکھا جائے تاکہ موسوعہ کی تجدید اور تنقیح میں مشکلات نہ آئیں۔

۳۔ **موسوعہ کی رسائی:** موسوعہ کی معلومات کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے آن لائن پلیٹ فارم اور ڈیجیٹل وسائل کا استعمال ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

۴۔ **تعلیمی نصاب میں شامل کرنا:** موسوعہ فقہیہ کی معلومات کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء کو ابتدائی مرحلے سے ہی فقہی علوم کی جامع تفصیل سے آگاہی ہو سکے۔

۵۔ **تحقیقی مقالات کی تیاری:** موسوعہ کی بنیاد پر مزید تحقیقی مقالات اور کتابوں کی تیاری کی جائے تاکہ اسلامی فقہ کے مختلف پہلوؤں پر مزید تحقیق اور مطالعہ ہو سکے۔

## List of Sources in Roman Script

Al-Quran Al-Kareem

Majdi, Wahbah, and Kamil Muhandis. *Mu'jam al-Mustalahat al-'Arabiyyah fi al-Lughah wa al-Adab*. Beirut: Maktabat Lubnan Nashirun, 2nd ed., 1984, 396.

Munir Baalbaki, Ramzi. *Al-Mawrid al-Hadith: Qamus Inglizi-'Arabi (bil-'Arabiyya wa al-Ingliziyya)*. Beirut: Dar al-'Ilm lil-Malayin, 1st ed., 2008, 395.

Hawi, Muhammad ibn Hasan. "Manzilat al-Fiqh fi al-Islam." *Majallat al-Muhamah al-Shar'iyyah*, Cairo, 1349 AH, Year 2, 683.

Sheikh Raghib Tabagh. *Al-Ifsah li Ibn Hubayrah*. Aleppo: 1338 AH.

University of Damascus. *Mawsu'at al-Fiqh al-Islami: Fikratuhā, Manhajuhā*. Damascus: University of Damascus, 1379 AH.

Ministry of Awqaf, Egypt. *Implementation of the Concept of the Encyclopedia of Islamic Jurisprudence*. Cairo: Ministry of Awqaf, 1381 AH, 53–55.

Majmu'at al-Mu'allifin. *Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah*. Kuwait: Ministry of Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah, 3rd ed., 1427 AH. Vol. 1, 75.

*Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah,* Kuwaiti Ministry of Awqaf and Islamic Affairs